شیخ عبدالرحمٰن مصری سے ایک اہم سوال

وہ کونسی جماعت ہے جو صحیح رنگ میں منشاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام پورا کر رہی ہے؟

اللہ تعالےٰ کا ایک عظیم الشان نبی دُنیا میں آئے۔ اور پھر اس کو ماننے کا ادعا کرنے کے باوجود جو شخص یہ کہے کہ وُہ اپنے منشاء اور مقصد کو دُنیا میں پیش کرنے والی کوئی جماعت قائم نہیں کر سکا۔ اور اس کی تعلیم پر چلنے والی کوئی جماعت موجود نہیں۔ اس کے متعلق سوائے اس کے کیا کہا جاسکتا ہے۔ کہ وُہ اس مامور کا بدترین دُشمن اور عقل و خرد سے عاری معاند ہے شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری جو کچھ عرصہ سے خلافت ثانیہ سے بغض و عناد رکھنے کی وجہ سے احرار اور غیر مبایعین کی مرکز احمدیت کو تباہ کرنے کی امیدوں کا مرجع بنے ہوئے ہیں۔ اور جو عقائد کے لحاظ سے تاحال خلافت ثانیہ سے وابستگی رکھنے والی جماعت کو ہی صراطِ مستقیم پر خیال کرتے ہیں۔ انہوں نے زبانی طور پر نہیں۔ کہ اس کے سمجھنے میں کسی کو غلط فہمی ہو سکے۔ بلکہ تحریری رنگ میں اس امر کا اعلان کیا ہے کہ آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیش کردہ تعلیم پر چلنے والی کوئی جماعت موجود نہیں۔ یعنی آپ کی تعلیم پر کاربند نہ تو وُہ جماعت قائم ہے۔ جو خلافت سے وابستہ ہے اور نہ وُہ پارٹی جو خلافت سے منحرف ہے۔ یعنی غیر مبایعین۔ گویا ڈنکے کی چوٹ انہوں نے کہہ دیا ہے۔ کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے مقصد میں ناکام رہے ہیں۔ اور آج آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر کوئی جماعت ایسی نہیں۔ جو اس راستہ پر قائم ہو۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تجویز فرمایا۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ جب مصری صاحب کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام لیوا مبایعین اور غیر مبایعین کی یہ حالت ہے۔ کہ ان میں سے کوئی بھی ہدایت پر قائم نہیں۔ تو کیا بتا سکتے ہیں۔ کہ وُہ کونسی جماعت ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے قائم کی۔ جس کے لئے آپ کو خدا تعالےٰ نے مبعوث کیا تھا اگر ان کے نزدیک کوئی ایسی جماعت نہیں۔ اور ان کی تحریروں سے ثابت ہے کہ ان کے نزدیک کوئی نہیں۔ تو نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے مقصد میں ناکام رہنے میں کیا شک و شبہ باقی رہ جاتا ہے۔ کیا جماعت احمدیہ کے متعلق انہوں نے حال میں یہ نہیں لکھا۔ کہ "محض ایک انسان کو خوش کرنے کے لئے شریعتِ اسلامیہ کو قائم کرنے کی بجائے اسے پس پشت ڈال رہی ہے۔ اور ... بجائے حقیقی مسلمانوں کی اقتداء کرنے کے خوارج کے نقشِ قدم پر چل رہی ہے۔" (پیغام اسلام لاہور یکم فروری ۱۹۴۰ء)

گویا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو اپنا واجب الاطاعت امام سمجھنے والی جماعت مصری صاحب کے نزدیک اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پر عمل نہیں کر رہی۔ اور شریعت اسلامیہ پر نہیں چل رہی۔ بلکہ اسے پس پشت ڈال کر اسلام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم سے علیحدہ ہو چکی۔ اور خوارج بن چکی ہے۔ اس طرح جماعت احمدیہ قادیان کو مصری صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشاء کے خلاف چلنے والی قرار دے دیا۔ باقی رہ گئے غیر مبایعین جن سے مصری صاحب آج کل شیر و شکر ہو رہے ہیں۔ ان کے متعلق آج سے کچھ عرصہ قبل مصری صاحب یہ فیصلہ شائع کر چکے ہیں۔ کہ:۔ "اپنے مرشد کے صریح ارشاد کو چھوڑنے میں آپ اور یہ بھی ایک دوسرے کے مشابہ ہیں۔ گو طریق میں اختلاف ہے۔ وُہ افراط کی طرف نکل گئے۔ اور آپ تفریط کی طرف۔ اسی طرح حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک گروہ خوارج کا نکلا۔ جس نے خلفاء کی بیعت کا یہ کہتے ہوئے کہ الطاعۃ للّٰہ والامر شوریٰ بیننا انکار کر دیا۔ اسی طرح آنجناب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بروز کے بعد آپ نے اس کے خلیفہ کی بیعت سے یہی کہہ کر انکار کر دیا!"
(الفضل ... جنوری [illegible])

کہا جاسکتا ہے۔ کہ مصری صاحب نے یہ اس وقت لکھا تھا۔ جبکہ وُہ جماعت مبایعین میں شامل تھے۔ اور غیر مبایعین کو گمراہ جتے تھے۔ اب جبکہ ان کو وُہ اپنا ملجا و ماویٰ بنا چکے ہیں۔ ان کے متعلق اپنے اس سابقہ فیصلہ پر کیونکر قائم رہ سکتے ہیں بظاہر تو یہ درست ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ابھی تک مصری صاحب نے نہ تو غیر مبایعین کے متعلق اپنے اس سابقہ فیصلہ کو منسوخ کیا ہے۔

اور نہ ہی ان کے متعلق یہ اعلان کیا ہے۔ کہ عقائد و اعمال کے لحاظ سے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم اور آپ کے منشاء کے مطابق چلتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اب بھی غیر مبایعین کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صریح ارشاد کو چھوڑ کر مسیحیوں کے مشابہ بننے والے اور تفریط کی طرف نکل جانے کی وجہ سے خوارج بن جانے والے سمجھتے ہیں۔ جبتک وہ اس کے خلاف اعلان نہ کریں یہی سمجھا جائے گا۔ کہ وہ غیر مبایعین کو بھی خوارج کے قائم مقام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم سے منحرف یقین کرتے ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ کونسی جماعت ہے جو آپ قائم کر گئے۔ اگر کوئی بھی نہیں تو کیا اس سے آپ کی قوت قدسیہ پر بہت بڑا اعتراض وارد نہیں ہوتا۔ کہ آپ جس جماعت کو قائم کر گئے۔ اس کے تمام افراد نعوذ باللہ خارجی بن گئے اور صراط مستقیم پر کوئی بھی قائم نہ رہا۔ ہر شخص بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ کہ یہ نہایت ہی بدترین حملہ ہے۔ جو مصری صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات اقدس پر کیا۔ کہ آپکی قوت قدسیہ کو ملیا میٹ کرنے کی کوشش کی۔ کہ آپ جس جماعت کو قائم کر گئے تھے وہ سرتاپا بگڑ چکی ہے کیا مصری صاحب یہی کارنامہ سرانجام دینے کے

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب امسال رواں یعنی ۱۳۱۹ ہجری شمسی مطابق ۱۹۴۰ء عیسوی میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے:

نمبر شمار	نام	ضلع	نمبر شمار	نام	ضلع
۹۷۱	شہزادگل صاحب	پشاور	۹۸۴	مبارک حسن صاحب	دہلی
۹۷۲	آغا مظہر حسین صاحب قزلباش	نئی دہلی	۹۸۵	امداد علی شاہ صاحب	منٹگمری
			۹۸۶	اہلیہ خورشید احمد صاحب	قادیان
۹۷۳	علی امر صاحب	ہوشیارپور	۹۸۷	رضیہ سلطانہ بیگم صاحبہ	نئی دہلی
۹۷۴	عمری راجہ	"	۹۸۸	سراج الاسلام صاحب	بنکورا
۹۷۵	سید علی حیدر صاحب	کانپور	۹۸۹	چوہدری فتح علی صاحب	جالندھر
۹۷۶	لال بخش صاحب	نوابشاہ	۹۹۰	لالہ بالی رام صاحب	سیالکوٹ
۹۷۷	پیر محمد صاحب	گورداسپور	۹۹۱	ولی محمد صاحب	سندھ
۹۷۸	رمضان صاحب	"	۹۹۲	معصوم بی بی صاحبہ	جہلم
۹۷۹	سعیم صاحب	"	۹۹۳	ریشماں بی بی صاحبہ	"
۹۸۰	محمد بوٹا صاحب	"	۹۹۴	بابو صاحب	گورداسپور
۹۸۱	اوجاگر چند صاحب	نئی دہلی	۹۹۵	محمد رفیق صاحب	"
۹۸۲	محمد نسیم صاحب	"	۹۹۶	طالعاں بی بی صاحبہ	"
۹۸۳	سارا بی بی صاحبہ	کٹک	۹۹۷	ماجی صاحبہ	"

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ شہادت ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے متعلق دس بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت بوجہ درد شکم ناساز ہے احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد اور ضعف کی شکایت ہے۔ دعائے صحت کیجائے۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ میں خیریت ہے۔

آج ملک فضل حق صاحب رہتاسی کی لڑکی کا رخصتانہ ہوا۔ برات محلہ کے چند احباب پر مشتمل تھی جنہیں کھانا کھلایا گیا۔

تحریک جدید میں اضافہ کرنیوالے احباب کے مخلصانہ مکتوب

تحریک جدید کی مالی قربانیوں کے بارے میں جو خطبہ شائع ہوا ہے۔ اس میں اس سال کے وعدوں میں کمی کا ذکر پڑھ کر مخلصین اپنے وعدوں میں اضافہ کر رہے ہیں۔ ذیل میں دو خطوط کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔

محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ صاحبہ سیٹھ محمد اعظم صاحب دکن سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں لکھتی ہیں۔ اخبار الفضل میں حضور کا خطبہ پڑھا۔ میں نے ابھی پورا ختم نہ کیا تھا۔ کہ میرے دل میں زور سے تحریک ہوئی۔ کہ میں وعدہ میں مزید اضافہ کروں۔ چنانچہ میں اپنے وعدہ میں دس روپیہ کا اضافہ کرکے اب ۱۱ روپے کرتی ہوں۔ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اپنے وعدے کو جلد سے جلد پورا کرنیکا فکر کر رہی ہوں۔

مکرم احمد مختار صاحب ضلع لائلپور سے لکھتے ہیں۔ خطبہ جمعہ پڑھا۔ میں نے پیشتر ازیں تحریک جدید سال ششم میں ۲۷ کا وعدہ کیا ہے۔ حضور کی تحریک پڑھ کر دل نے جوش مارا کہ میں اپنا وعدہ بڑھاؤں۔ میرے مالی حالات اتنے وسیع نہیں کہ کافی اضافہ کروں۔ مگر دل چاہتا ہے۔ کہ کچھ نہ کچھ اضافہ ضرور کیا جائے۔ پس سابقہ وعدہ میں ۸ روپے کا اضافہ کرکے اسے ۳۵ کرتا ہوں۔ حضور اس حقیر رقم کو قبول کرکے دعا فرمائیں۔

دوسرے وہ دوست جن کو اللہ تعالےٰ توفیق دے۔ اپنے وعدوں میں اضافہ کریں۔ تا اس کمی کو پورا کرکے بلکہ بڑھا کر حضور کی خوشنودی حاصل کر سکیں۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا موضع بیری میں وقار عمل

۲۵ ماہ شہادت۔ آج موضع بیری میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام وقار عمل منایا گیا۔ قادیان سے دوصد کے قریب خدام الاحمدیہ اور دوسرے اصحاب شریک ہوئے بعض گروہ چار بجے صبح اور بقیہ نماز فجر کے بعد دارالامان سے روانہ ہوئے۔ آٹھ بجے صبح سے ایک بجے بعد دوپہر تک کام کیا گیا۔ درمیان میں کچھ وقت آرام کے لئے دیا گیا۔ جس میں تمام اصحاب نے اپنا اپنا کھانا جو اپنے گھروں سے لے کر گئے تھے کھایا۔ موضع بیری گول اور بھیر دیچی کے احمدی اصحاب بھی باوجود فصل کی کٹائی کی مصروفیت کے شریک ہوئے۔ بزرگان سلسلہ میں سے چوہدری فتح محمد صاحب سیال ناظر اعلیٰ مولوی عبد المغنی خانصاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ اور چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب بھی تشریف لے گئے تھے۔ جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے شروع سے آخر تک لگاتار اپنی نگرانی میں کام کرایا۔ مجلس مرکزیہ تمام اصحاب کی شکرگزار ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ کام خدا کے فضل سے توقع سے بہت بڑھ کر ہوا۔ اندازہ ہے۔ کہ قریباً بیس ہزار مکعب فٹ کام کیا گیا۔

خاکسار خلیل احمد جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

ضروری تصحیح

روزنامہ "الفضل" ۱۷ شہادت میں درس الحدیث شائع ہوا ہے۔ اس میں ایک جگہ لکھا ہے۔ ایک وفد نجد سے نہایت فصیح اور بلیغ مقرر مکہ مکرمہ میں آئے۔ لیکن دراصل وہ مدینہ منورہ میں آئے تھے۔

حضرت فضل عمرؓ کی حضرت عمر فاروقؓ سے مشابہتیں

نمبر	حضرت عمر فاروقؓ کی خصوصیات اور کارنامے	نمبر	حضرت فضل عمرؓ کی خصوصیات اور کارنامے
۱	حضرت عمرؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بعد نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دوسرے خلیفہ تھے	۱	حضرت فضل عمر مرزا بشیر الدین محمود احمد حضرت مولانا نور الدینؓ کے بعد حضرت مسیح محمدی کے دوسرے خلیفہ مقرر ہوئے۔
۲	مولانا شبلی الفاروق میں لکھتے ہیں۔ ایک مولفۃ القلوب کا گروہ ۔۔ جن کا قول تھا۔ کہ خلافت بنو امیہ یا بنو ہاشم کا حق تھا اور عمرؓ کسی میں نہیں ہے۔ بنو ہاشم استعجاب کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ کہ ان کے ہوتے ہوئے تیمی اور عدوی خلافت پر کیونکر قبضہ کر بیٹھے ہیں۔ اور حضرت ابوبکر کے زمانہ میں تو علانیہ نقض خلافت کے مشورے ہوتے ہیں۔ چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحب ازالۃ الخفا میں لکھتے ہیں ”زبیر و جمع از بنو ہاشم درخانہ حضرت فاطمہ جمع شدہ درباب نقض حالات مشورہ ہا بکار میزدند“	۲	حضرت خلیفۃ المسیح اول کے عہد میں لاہوری پارٹی کے موجودہ اکابر خلافت کے خلاف خفیہ مشورے کرتے رہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے عہد میں ایک الگ گروہ کی شکل میں نمودار ہوئے۔ جو ابھی تک خلافت کو استعجاب کی نظر سے دیکھ رہے ہیں۔ کیونکہ ان کا خیال تھا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب ایم اے کے ہوتے ہوئے ایک نو عمر کیونکر خلیفہ ہو سکتا ہے۔
۳	آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں مسجد کے لئے جو عمارت تیار ہوئی۔ وہ اُس عہد کے لئے کافی تھی۔ لیکن مدینہ کی آبادی روز بروز ترقی کرتی جاتی تھی۔ حضرت عمرؓ نے گردوپیش کے مکانات خرید کر مسجد کو وسیع کیا پہلے طول ۱۰۰ گز تھا۔ انہوں نے ۱۴۰ گز کر دیا۔ اور عرض میں ۲۰ گز کا اضافہ فرمایا۔	۳	حضرت مسیح محمدی کے عہد میں مسجد نبوی یعنی حضرت مسیح موعود کی مسجد اقصےٰ گو اس وقت کے لئے کافی تھی۔ مگر قادیان کی آبادی نے حضرت فضل عمر کے عہد میں اس قدر ترقی کی۔ کہ حضور کے عہد میں پاس کے مکانات خرید کر اسے بہت وسیع کیا گیا ہے۔
۴	حضرت عمرؓ سے پہلے مسجدوں میں روشنی کا انتظام نہ تھا۔ حضرت عمرؓ سے اجازت لے کر تمیم داری نے مسجدوں میں چراغ جلا دیئے۔	۴	حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کے عہد میں قادیان میں بجلی کا انتظام نہ تھا۔ بلکہ حضرت فضل عمر کے عہد میں قادیان میں بجلی آئی۔ اس لئے مسجدوں میں روشنی حضور کے عہد میں ہونے لگی۔
۵	موطا امام محمد میں ہے۔ کہ حضرت عمرؓ نے عمال کو حکم بھیجا۔ کہ ہر شہر میں مسجدیں تعمیر کرائی جائیں۔	۵	حضرت فضل عمر کے عہد میں جہاں قادیان کے ہر محلہ میں مسجدیں تیار کرائی گئیں۔ وہاں سینکڑوں مسجدیں باہر کی جماعتوں میں حضور سے اجازت لے کر تیار کی گئیں اور حضور کا ارشاد ہے۔ کہ جہاں جہاں جماعت احمدیہ ہے۔ وہاں فوراً اپنی مسجد ہونی چاہئیے۔
۶	اماموں اور موذنوں کا ہر شہر اور قصبہ میں تقرر ہوا۔	۶	ہر جماعت کے لئے امیر اور امام الصلوٰۃ مقرر ہوئے۔
۷	سنہ ہجری کا آغاز ہوا	۷	سنہ ہجری شمسی کا آغاز ہوا۔
۸	مجلس شوریٰ کا اجراء	۸	مجلس شوریٰ کا اجراء۔ جو ہر سال ماہ مارچ یا اپریل میں منعقد ہوتی ہے۔

نمبر	حضرت عمر فاروقؓ کی خصوصیات اور کارنامے	نمبر	حضرت فضل عمرؓ کی خصوصیات اور کارنامے
۹	فتوح البلدان میں ہے۔ کہ حضرت عمرؓ نے ملک میں جس قدر اندھے۔ اپاہج۔ ازکار رفتہ۔ غربا اور مساکین تھے۔ ان کے وظائف بیت المال سے مقرر فرمائے۔	۹	حضور نے باوجود مالی مشکلات کے بیوہ عورتوں۔ اپاہجوں۔ لولوں۔ لنگڑوں اور مساکین کے وظائف بیت المال سے مقرر فرمائے۔
۱۰	شاہ ولی اللہ صاحب ازالۃ الخفا میں لکھتے ہیں۔ ”از میان امت جمعی ہستند کہ جوہر نفس ایشاں قریب بجوہر انبیا مخلوق شدہ و ایں جماعت در اصل فطرت خلفائے انبیاء اند در امت۔“ یعنی امامت کا منصب درحقیقت نبوت کا ایک کرشمہ یا شائبہ ہوتا ہے۔ اور امام کی فطرت قریب قریب پیغمبر کی فطرت کے واقع ہوتی ہے اور حدیث میں ہے۔ کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا۔ تو عمرؓ ہوتا۔	۱۰	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق بتایا گیا۔ کہ ”وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا“
۱۱	مولانا شبلی الفاروق میں اور شاہ ولی اللہ ازالۃ الخفا میں لکھتے ہیں۔ کہ حضرت عمرؓ نے احادیث نبوی کا پتہ لگایا۔ اور اس کی نشر و اشاعت کی بہت سی تدابیر اختیار کیں۔	۱۱	حضرت فضل عمر کے عہد میں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایات جمع کی گئیں۔ اور ان کو کتابی صورت دے کر شائع کیا گیا۔
۱۲	عبداللہ بن مسعودؓ کا بیان ہے۔ کہ اگر تمام عرب کا علم ایک پلہ میں رکھا جائے۔ اور حضرت عمرؓ کا علم دوسرے پلہ میں۔ تو حضرت عمرؓ کا پلہ بھاری رہے گا۔	۱۲	حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ مخالفین کو کئی بار چیلنج دے چکے ہیں۔ کہ مجھے اللہ تعالےٰ نے قرآن کے معارف عطا فرمائے ہیں۔ اگر کسی میں ہمت ہے۔ تو سامنے آئے۔ مگر کسی نے آج تک چیلنج قبول نہیں کیا۔
۱۳	محکمہ قضا الگ قائم کیا۔ اور تمام اضلاع میں عدالتیں قائم کیں۔ اور قاضی مقرر فرمائے۔	۱۳	محکمہ قضا الگ قائم کیا۔ اور ہر جماعت میں جہاں جماعت کی تعداد پچاس تک ہے۔ قاضی مقرر کئے۔
۱۴	علمی صیغہ پر حضرت عمرؓ نے خاص توجہ فرمائی اور ہر ایک قسم کے ضروری انتظامات فرمائے۔	۱۴	جماعت کی تعلیم و تربیت کا خاص انتظام فرمایا۔ حال ہی میں دیہاتی مدرسین رکھنے کا اعلان فرمایا۔ جو دیہاتیوں کو تعلیم و تربیت دیں گے۔ ان کے علاوہ غیر ممالک میں بھی سکول کھلوائے۔
۱۵	حج کے زمانہ میں اس کام پر لوگ مامور کئے۔ کہ حاجیوں کو مقام منا تک پہنچایا۔ (الفاروق)	۱۵	زمین قادیاں اب محترم ہے۔ ہجوم خلق سے ارض حرم ہے۔ کی پیشگوئی کے مطابق لوگ جب سالانہ جلسہ اور مجلس مشاورت پر کثرت سے آتے ہیں۔ تو حضور کے مقرر کردہ والنٹیئرز انہیں سہولت بہم پہنچاتے ہیں۔ اور قادیان میں ٹھہرنے کی جگہ بتلاتے ہیں۔
۱۶	اپنے لئے امیر المومنین کا لقب پسند فرماکر اس کو رواج دیا۔	۱۶	امیر المومنین کے لقب سے ملقب ہوئے۔
۱۷	مساوات کی بنا پر حضرت عمر کسی قسم کا امتیاز پسند نہیں کرتے تھے۔ عمرو بن العاص نے مصر کی جامع مسجد میں منبر بنایا۔ تو لکھ بھیجا۔ کہ کیا تم پسند کرتے ہو۔ کہ اور مسلمان نیچے بیٹھیں۔ اور تم اُوپر۔ عمال کو ہمیشہ تاکیدی حکم فرماتے رہتے۔ کہ کسی طرح کا امتیاز اور نمود اختیار نہ کریں۔	۱۷	حضور نے اپنے عمال یعنی دفاتر کے افسروں اور کارکنوں کو حکم دے رکھا ہے۔ کہ جب کوئی شخص دفتر میں داخل ہو۔ خواہ ادنیٰ ہو یا اعلیٰ اسکی تعظیم کے لئے اُٹھ کھڑے ہوں۔
۱۸	مختلف جرائم کے لئے سزائیں مقرر فرمائیں۔	۱۸	خدام الاحمدیہ کے زعما کو اختیار دیا گیا۔ کہ خدام الاحمدیہ کے سستی کرنے والے ممبروں کو اختیاری سزائیں دیں (باقی)

شیخ فضل حق از گوٹھہ

حضرت مولوی امام الدین صاحب رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی

ہر آنکہ زاد بناچار بایدش نوشید
ز جام دہر مے كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ

ابی المکرم حضرت مولوی امام الدین صاحب تیغ۔ ۱۲ اپریل (شہادت) کو سوا آٹھ بجے شام بہ ائت طمانیت وسکون کے ساتھ واصل بحق ہوئے اللھم اغفر لہ واکرم نزلہ۔ آپ نے قریباً ایک صدی کے دینی و دنیوی انقلابات اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ محرم ۱۲۶۸ھ ہجری مطابق نومبر ۱۸۵۱ء عیسوی۔ گولیکی ضلع گجرات پنجاب میں پیدا ہوئے۔ اور ۱۳۵۹ھ ہجری میں قادیان دارالامان جہاں ۱۹۲۵ء سے ہجرت کر کے رہائش اختیار کر لی تھی۔ وفات پائی۔

ابتدائی زندگی

جب ۱۳۱۱ھ چاند کو تیرھویں اور سورج کو اٹھائیسویں ماہ رمضان میں گرہن لگا۔ اور عام چرچا ہونے لگا کہ امام مہدی ظاہر ہو گیا ہے۔ تو آپ جو بدو شباب یعنی ۱۸۶۹ء سے اپنے والد ماجد کی وفات کے بعد خود فارغ التحصیل ہو کر درس و تدریس شغل رکھتے۔ اور طبعاً تصوف کی جانب مائل ہونے کی وجہ سے فقراء و اصفیاء کی تلاش میں رہتے۔ اس طرف متوجہ ہوئے۔ ایک گاؤں میں رہنے کی وجہ سے جہاں ڈاک بھی ساتویں دن چٹھی رساں لاتا تھا۔ آپ کو اس سے پہلے علم نہیں ہوا۔ البتہ فرمایا کرتے۔ کہ بٹالہ کے پیر سید ظہور الحسین صاحب نے ایک بار فرمایا تھا۔ کہ آسمان میں ایک تغیر ہے۔ اور کوئی غوث اعظم مقرر ہوا ہے۔ لیکن جب انہوں نے پوچھا۔ کہ وہ کون ہے تو خاموش ہی رہے۔ آپ ہی نے خاکسار راقم کی پیدائش کی بشارت دی۔ اور نام بھی ایک سال پہلے ہی رکھدیا تھا

قبول احمدیت

بہر حال بٹالہ ہی سے آپ کو قادیان کا پتہ لگا۔ اور چپ چاپ یہاں پہنچے حضرت اقدس علیہ السلام سے ملاقات کی۔ حضور نے رسالہ شہادت القرآن آپ کو عطا فرمایا۔ جس پر سرخ رنگ سے کچھ لکھا ہوا میں نے دیکھا تھا۔ یہ غالباً ۱۸۹۴ء تھا۔ بیعت کر لینے کے بعد نور القرآن ۱۸۹۵ء میں بھی آپ لائے تھے۔ اور قریباً ہر سال دارالامان میں حاضر ہوتے رہتے اس وقت جن حالات میں آپ تھے ان میں سے نکل کر احمدیت کا ہو رہنا کچھ آسان کام نہ تھا۔ حضرت جد امجد کی جاری کردہ درسگاہ میں مختلف علاقوں کے اہل علم نصاب نظامیہ کی اعلیٰ کتب پڑھنے کے لئے مسجد میں پندرہ بیس موجود رہتے تھے۔ ایک پرائمری سکول کی مدرسی (جس پر بوجہ حساب دانی و ذہانت درزانت ۱۸۸۱ء سے مقرر تھے) کے علاوہ عربی علوم عقلیہ ونقلیہ کے اسباق بھی اپنے تلامذہ کو پڑھاتے۔ ادھر لوگ بوجہ آپ کے علم و فضل تقویٰ وطہارت کے کثرت سے معتقد تھے۔ اور ہر وقت آپ کو گھیرے رہتے۔ دعائیں کراتے تعویذ لیتے۔ ایک قسم کی پیری مریدی تھی۔ پھر انبیاء کے معجزات اولیاء کی کرامات کا معیار بھی کچھ اور ہی تھا۔ ولی وہ سمجھا جاتا جو سامنے ہوتے ہی دل کی بات بتا دے اور جو مقصود دنیاوی ہو اسے تصرف کر کے فوراً دلا دے۔ عالم وہ جو درسی کتب کے حواشی اور باریک در باریک نکات کو حل کر دے۔ اور فقہی مسائل کی جزئیات کا ایسا حافظ ہو۔ کہ مسئلہ دریافت کئے جانے پر کسی پچھلی کتاب کا حوالہ نکال دے۔ لیکن اس درسگاہ میں نسبتاً کچھ جدت تھی۔ قرآن و حدیث۔ کتاب و سنت کا بھی چرچا اور احترام تھا۔ اور بوجہ تصوف ہاؤ ہو کا بھی شغل رہتا۔ احمدیت قبول کر کے آپ نے آہستہ آہستہ اپنے تلامذہ اپنے ملنے والوں کو ادھر متوجہ کیا۔ اور انہیں قبول حق پر آمادہ کیا۔ اوراد و وظائف جو آپ بالالتزام پڑھا کرتے چھوڑ دیئے۔ اور الصلوٰۃ ہی کو تمام مدارج روحانی کی معراج قرار دیا۔

درس و تدریس

صبح کی نماز کے بعد قرآن مجید کا درس شروع کر دیا۔ اور جب تک گولیکی میں رہے۔ کئی مرتبہ اسے ختم کیا۔ پھر صحیح بخاری کا بھی درس دینے لگے۔ اور اسے بھی دو مرتبہ باترجمہ و تشریح اپنے مقتدیوں کو سنایا۔ پچپن سالہ ہونے کے بعد مدرسہ سے فارغ ہو کر جب ایماء راجہ احمد خان صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر جو آپ کے شاگرد بھی تھے۔ گولیکی میں مدرسۃ البنات جاری کیا۔ زمیندار کاشتکار اہل دیہہ لڑکیوں کو مدرسہ کی تعلیم دینے پر راضی نہ ہو سکتے تھے مگر آپ پر چونکہ ہر طرح اعتماد تھا۔ اس لئے مدرسہ بہت جلد بارونق ہو گیا۔ اور جلد ہی ان میں سے بعض لڑکیاں استانی ہونے کے قابل ہو گئیں۔ آپ نے اپنے گاؤں میں بلکہ اردگرد کے دو چار گاؤں میں بھی قرآن مجید باترجمہ کئی رجال و نساء کو پڑھایا۔ اور سنایا۔

تبلیغ احمدیت

جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام جہلم تشریف لے گئے۔ تو ایک جم غفیر نے آپ کے ذریعہ بیعت کا شرف حاصل کیا۔ اور احمدیہ جماعت نہ صرف گولیکی میں بلکہ اور بہت سے دیہات میں مستحکم ہو کر پھیلنے لگی۔ دعوۃ و تبلیغ۔ تعلیم و تربیت میں رات دن کا اکثر حصہ آپ مشغول رہتے۔ جب مارچ ۱۹۲۴ء میں والدہ ماجدہ خاکسار کا انتقال ہوا تو مجھے لکھا۔ کہ میں جماعت کی تعلیم و تربیت کی وجہ سے ٹھہرا ہوا تھا۔ نیز حضرت خلیفہ اول نے مجھے ارشاد کیا تھا۔ کہ آپ کا وہاں قیام ضروری ہے۔ مگر بستر ابتر ہوا جا رہا ہوں۔ اور جماعت کو تقویت حاصل ہو چکی ہے۔ اب میں نہیں ٹھہر سکتا۔ میں نے اجازت منگوالی ہے۔ اور آ رہا ہوں۔ چنانچہ اکتوبر ۱۹۲۵ء (جہاں تک مجھے یاد ہے) آپ ہجرت کر کے تشریف لے آئے آپکی ایک آنکھ میں نزول الماء ہو رہا تھا۔ اور عارضہ فتق بھی لاحق ہو گیا تھا۔ ضعف بڑھ رہا تھا۔ میں نے چاہا کہ درس و تدریس تعلیم و تعلّم کا سلسلہ یہاں نہ ہو۔ تاکہ ان کو آرام ملے مگر تھوڑے ہی دنوں میں آپ کے اردگرد بہت سے شاگرد جمع ہو گئے۔ اور اسی طرح لیل و نہار گزرنے لگے۔ کئی شاگردوں کو آپ نے مولوی۔ مولوی عالم اور مولوی فاضل کا امتحان دلایا۔ اور خدا کے فضل سے کامیاب ہوئے۔ بعض کو منشی عالم اور منشی فاضل کرایا۔ کئی ایک خواتین نے آپ کی شاگردی میں مولوی اور ادیب کے امتحان پاس کئے گولیکی میں بھی ایسے کئی شاگرد تھے۔ جو اب تک مدرس فارسی یا مدرس عربی ہیں۔ متفرق کلاس میں نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے استاد مقرر ہوئے۔ ایک دن مجھے ارشاد کیا۔ کہ ایک فرزند گولیکی ہے اور دوسرا تم یہاں۔ پس میں اگر گھر میں رہوں تو اس کا یہ مطلب ہوا۔ کہ میں نے ایک لڑکے سے جدا ہو کر دوسرے کے پاس رہائش اختیار کر لی۔ حالانکہ ہجرت الی اللہ والی الرسول کی ہے۔ اس پر میں نے کچھ عرض کیا۔ مگر پھر حسب منشاء اپنے مکان کے پاس ہی ایک مکان کرایہ پر لیا۔ تاکہ شاگرد وغیرہ رات دن کے جس حصہ میں چاہیں آ جائیں بلکہ جیسا کہ وہ پسند فرماتے۔ بعض ساتھ بھی رہ سکیں۔ یہ تلامذہ آپ کی خدمت بھی کر دیتے۔ جو میں بوجہ دائم المریض ہونے کے نہیں کر سکتا تھا جن حالات میں شب و روز اپنے وطن میں رہتے تھے۔ ان کو چھوڑ کر اس عمر میں مسنونی مسافرت میں رہنا ایک بہت بڑی قربانی تھی۔ جس کا اندازہ وہی کر سکتے ہیں۔ جو آپ کو اپنے وطن سابقہ میں دیکھ چکے تھے۔ یہاں بالکل درویشانہ حالت میں رہتے۔

ہمت کی بلندی

باوجود اس بڑھاپے اور مختلف عوارض کے ہمت کی بلندی کا یہ حال تھا۔ کہ بلاناغہ ہر نماز باجماعت مسجد مبارک کی صف اول میں ادا فرماتے۔

گیارہ بجے رات کے بعد بستر استراحت پر جاتے اور لازمی طور پر تین بجے تہجد کے لئے بیدار ہوتے۔ اور میں نے اپنے ہوش میں کبھی نہیں دیکھا کہ اس میں ناغہ ہوا ہو۔ لیکن مہینے میں کئی راتیں ایسی بھی آتیں جب وہ نصف اللیل۔ اور گاہے گاہے ۳/۴ رات نماز و قرآن مجید پڑھتے رہتے تھے۔ بہ ظاہر قویٰ جسمانی کچھ قوی نہ تھے۔ مگر ریاضت عبادت کی برکت تھی۔ کہ وہ مسجد مبارک کی دو منزلہ چھت پر بلا کسی سہارے کے چڑھ جاتے۔ اور اتر آتے جمعہ کے دن حجامت اور غسل اور کپڑوں کی تبدیلی میں کبھی کسی موسم میں ناغہ نہیں کیا۔ گرم پانی نہ ملے تو ٹھنڈے پانی سے بھی دریغ نہ تھا۔ عمر کے آخری ایام میں بھی وضو سے نماز پسند فرماتے۔ اور تاکید یہ تھی۔ کہ مجھے غسل کرا دو۔ میرا بدن ناپاک نہ ہو۔ عید کے دن عیدگاہ میں پہونچنے کے لئے نماز فجر کے بعد ہی پیدل چلے جاتے۔ تاکہ ثواب حاصل ہو اور حضرت صاحب سے مصافحہ کرکے واپس آتے۔ نماز عشاء کے بعد تازہ وضو کرکے بستر پر جاتے۔ اور دن کے وقت باوضو رہتے۔ شاگردوں کو پڑھانا قرآن کا روز و شب کا مشغلہ تھا۔ اور جب زیادہ محنت سے روکا جاتا۔ تو فرماتے یہ تو میری غذا ہے۔ ہر روز کی تاریخ مجھ سے پوچھتے۔ معلوم ہوا کہ وہ پہلی تاریخ سے سوا پارہ قرآن مجید روزانہ تلاوت فرماتے۔ اور ۲۹ کو قرآن ختم کر دیتے۔ روزے اخیر تک رکھنے کا اہتمام تھا۔ آخری پانچ چھ سالوں میں جب کہا گیا۔ کہ آپ شیخ فانی ہیں۔ اور وعلی الذین یطیقونہ کے زمرے میں داخل۔ تو رمضان المبارک سے یک ماہ اول حساب کرکے پانچ روپے فدیہ مساکین کے طعام کے لئے ادا فرماتے۔ اور جب ماہ صیام آتا۔ تو پھر روزے بھی رکھنے لگ جاتے اور جب عرض کیا جاتا۔ کہ آپ تو فدیہ دے چکے ہیں۔ تو فرماتے۔ وان تصوموا خیر لکم۔ اعتکاف گرکبھی میں تو نہیں چھوڑا۔ قادیان میں بھی یہ دستور جاری رکھا۔ ایک دن مجھے فرمایا کہ

مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے مجھے حجرہ کا ہے۔ میں نے متعجبانہ نگاہ سے دیکھا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ بوجہ متواتر روزہ دار رہنے۔ اور شب عبادت میں بسر کرنے کے مسجد میں غش آگیا تھا۔ مگر افطار نہیں کرتے تھے۔ تو مولوی صاحب نے از راہ ہمدردی فرمایا تھا۔ کہ مولوی صاحب آپ کیوں تکلیف مالایطاق برداشت کرتے ہیں۔ اور شریعت کی اجازت سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ باوجود عالم و فاضل ہونے کے چھوٹے سے چھوٹا مسئلہ دوسرے خواہ وہ اپنے شاگرد کا بھی شاگرد ہو۔ نہایت متواضع رنگ میں پوچھ کر پھر اس پر عمل کرتے۔ ہر وعظ ہر جلسہ میں اول سے آخر تک اپنی شمولیت ضروری سمجھتے۔ اور یوم التبلیغ وغیرہ میں حصہ لیتے۔ میں نے کئی بار کہا۔ کہ آپ باہر کسی گاؤں میں نہیں جا سکتے۔ قدم تو آپ کے لڑکھڑا رہے ہیں۔ مگر فرماتے یہ ضروری ہے۔ اور کمر کس کر مضافات کے کسی گاؤں میں پہونچ ہی جاتے۔ گو واپسی میں تکان کی وجہ سے کئی دن بیمار رہتے۔ ہر ایک چندہ جس کی تحریک سلسلہ کی طرف سے ہو اس میں حصہ لینا اپنا فرض سمجھتے۔ اور اس کے لئے ہر ممکن کوشش کرتے وصیت ۱/۲ حصہ کی تھی۔ اس کے لئے ایسا التزام تھا۔ کہ وفات کے بعد جب ان کا حساب دیکھا۔ تو حصہ جائیداد بھی ادا کر چکے تھے۔ اور ماہوار آمد کا حساب بھی باقاعدہ ختم تھا۔

انفاق فی سبیل اللہ

تحریک جدید میں برابر حصہ لیتے رہے اور جلسہ سالانہ سے پہلے مجھے فرمایا۔ کہ اب میرا وقت ختم ہو رہا ہے۔ اور میں چاہتا ہوں۔ کہ باقی پانچ سال کا چندہ بھی یکمشت ادا کردوں۔ اور فرمایا۔ کہ میں نے ایک کشفی نظارہ دیکھا ہے۔ جس میں یہ اعلان ہوا ہے۔ کہ "مولوی امام الدین بیس روپے" بیس بیس روپے میری جانب سے جمع کرا دو۔ میں نے کہا اس کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے۔ کہ کم از کم شرح پانچ روپے سالانہ کے حساب سے ابھی چار سال اور آپ زندہ ہیں۔ فرمایا۔ بہانے نہ سکھاؤ۔ اور دفتر میں رقم ادا

کرکے مجھے رسید لادو۔ پھر جنوری میں ناگاہ کچھ ایسے بیمار ہوگئے۔ کہ چارپائی سے خلاف معمول اٹھ بھی نہیں سکتے تھے۔ اس وقت پھر مجھے بیس روپے کے متعلق تاکید کی۔ میں نے اسی وقت رقم شدہ سالوں کی جمع کرکے رسید پیش کردی۔ علاوہ ازیں وہ خفیہ خیرات بہت کرتے تھے۔ اور کوشش یہ رہتی۔ کہ کسی دوسرے کو علم نہ ہو۔ اب مجھ پر وضاحت سے کھلا ہے۔ کہ کئی یتیم لڑکے ہیں۔ جن کو وہ پیسے دیتے تھے۔ اور کئی بیوہ اور غریب عورتیں ہیں۔ جن کی مالی امداد فرماتے رہتے تھے۔ اور اس کے لئے وہ قرض بھی لے لیتے۔ جو پھر ادا کر دیتے۔ ان بچوں کے لئے دن مقرر تھے۔ وہ اس دن آکر مقررہ رقم لے جاتے۔ سال میں دو یا تین مرتبہ اپنی سب اشیاء لباس۔ جوتا بستر۔ کتابیں حتیٰ کہ چھڑی بلا تامل فقیروں کو دے دیتے۔ بعض دفعہ گھر سے اور لنگر سے بھی روٹی منگوا کر حاجتمندوں میں تقسیم فرما دیتے۔ اور اپنے کھانے کا معتد بہ حصہ کتے کو بھی ضرور ڈالتے۔ اور آیت سناتے وفی اموالھم حق للسائل والمحروم۔

شاگردوں کا وسیع حلقہ

ان کے کئی شاگرد غیر احمدی۔ ہندو اور دیگر مذاہب کے بھی تھے۔ جو اچھے اچھے رتبوں پر پہونچ چکے تھے۔ مثلاً راجہ احمد خانصاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر۔ خانصاحب قاضی فضل حق صاحب پروفیسر گورنمنٹ کالج اور بعض وکلاء وغیرہ۔ ریزرو فنڈ کے لئے ان سب کو ایک بار خط لکھے۔ اور تہیہ کیا کہ ایک سو روپیہ جمع کرانا ہے۔ یہ جو حدیث میں آیا ہے من استوٰی یوماہ فھو مغبون اس کے خلاف وہ ہر روز ایک نئی امنگ نئے جذبات۔ خدمت جوش و عبادت کے ساتھ بیدار ہوتے۔ اور اپنے خیالات وغیرہ قلمبند کرتے رہتے۔ الفضل کے مطالعہ کا خاص التزام تھا۔ اپنی وفات سے دو روز اول تک الفضل کا پرچہ مجھ سے منگوا کر بیشتر حصہ سنتے رہے۔ اور پہلے تو تمام خود ہی پڑھتے۔ وہ فرماتے تو تھے کہ میری نظر کمزور ہوگئی ہے۔ اور یہ ٹھیک تھا۔ ایک آنکھ میں نزول الماء کا اپریشن نہیں کرایا تھا۔ مگر باریک در باریک حواشی درسی کتب کے خود ہی پڑھ لیتے تھے۔ اور نستعلیق خط میں گاردو پر ۵۰۰ سطریں ان کے دست مبارک کی لکھی ہوئی میں نے دیکھی ہیں۔ کئی رسالے تصنیف کئے۔ صرف و نحو کا رسالہ چند سال ہوئے شائع بھی کیا تھا۔ اب لغات القرآن لکھ رہے تھے۔ میں نے کہا اسکی کیا ضرورت ہے۔ فرمایا میں تو ثواب حاصل کر رہا ہوں۔ گو سب باہر وہ واعظانہ رنگ اختیار نہیں کرتے تھے۔ مگر گھر میں آکر ہمیں ہر روز کچھ نہ کچھ نصائح ضرور فرماتے۔ اور زجر بھی کبھی کرتے۔ اب دو تین سالوں سے میرے ساتھ ان کا یہ معاملہ تھا۔ کہ جو کہنا مناسب سمجھتے اسکے مطابق کوئی نہ کوئی آیت یا حدیث یا فارسی شعر پڑھ کر چلے جاتے۔ ان اللہ لایغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسھم تو اکثر مجھ پر تلاوت فرمائی۔

حضرت امیر المومنین سے اخلاص

حضرت امیر المومنین کی ذات بابرکات سے از حد عقیدت و محبت رکھتے تھے۔ جب کبھی بیٹھتے ان کے محامد میں سے کچھ نہ کچھ بیان فرماتے اور اکثر کہتے کہ مجھے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ حضرت خلیفہ اول اور پھر انکا مقام تقدس در درجہ خود نہایت واضح طور پر بتایا ہے اور مجھے اسیر علیٰ وجہ البصیرۃ ایمان ہے باوجود ہر روز مسجد میں زیارت کر لینے کے پندرھویں بیسویں دن حضور کی ملاقات کیلئے قصر خلافت میں جاتے۔ اور ہاتھ سے مجھے اشارہ کرتے جس کا مطلب یہ ہوتا کہ روپیہ مجھے دو۔ کیونکہ وہ آیت (فقدموا بین یدی نجوٰکم صدقۃ) کے مطابق خالی ہاتھ ملنا جائز نہیں سمجھتے تھے۔)

انتقال کی قبل از وقت اطلاع

صاحب کشف والہامات اور مستجاب الدعوات تھے۔ اور یہاں اکثر ایسے اصحاب موجود ہیں۔ جن کو ان کی برکات کا تجربہ و مشاہدہ ہے لیکن کبھی اس کے متعلق زیادہ ذکر نہیں فرمایا اور نہ اپنی باطنی حالت ظاہر کی۔ سوا اس کے جو کوئی خود علیحدگی میں اپنی نسبت پوچھے البتہ اپنی عمر کے متعلق بعض احباب سے ذکر کیا ہے۔

اپنے اور اپنے خاندان کے سوانح لکھکر تین چار سال ہوئے مجھے دئیے تھے۔ اس کے اخیر میں لکھا ہے۔ کہ میری ولادت کی تاریخ "چراغ دین" سے نکلتی ہے۔ ۱۲۶۸ ہجری۔ اور خدا تعالےٰ کے فرشتے نے مجھے بوضاحت بتایا ہے۔ اور میرے سامنے ایک کاغذ پر لکھا کہ ۸۷...... ۹۱ جس سے یہ کھل گیا ہے کہ ۹۱ سال عمر ہے۔ آجکل ۸۷ ہے

پیر آگے لکھا ہے۔ والنہایۃ تحت المبتدا۔

(مطلب یہ کہ وفات ۹۰ سال کے شروع میں ہو تو بھی اور ۹۰ سال کے ختم پر ہو تو بھی۔ سو ۹۰ سال ختم ہو گئے) چنانچہ اسی مسودہ میں رقم فرمایا ہے۔ کہ میری وفات کی تاریخ (چراغ دین کامل) ہے۔

۱۹۳۲ء میں غالباً مجھے فرمایا تھا کہ مجھے ۱۳۶۲ کا ہندسہ اپنی عمر کے متعلق دکھایا گیا ہے۔ یعنی ۳۰ ماہ باقی ہیں یا ۳۰ سال۔ سو ۳۰ سال نکلے۔ جلسہ کے بعد مجھے فرمایا جنیہ کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے اور مجھے بتایا تک نہیں میں نے عرض کیا۔ ابھی تو کچھ نہیں کہنے لگے خدا تعالیٰ سچ بولتا ہے۔ جھوٹ نہیں ہوتا۔

۱۱ اپریل صبح جب میں حاضر ہوا تو کلمہ توحید ۵ مرتبہ صحیح تلفظ سے پڑھا اور فرمایا۔ خدا تعالیٰ نے مجھے ایمان کی سلامتی کے ساتھ اپنے حضور میں بلایا اور تم سب کو خیریت سے رکھے۔ محمد نور (میرا بھانجا) کے بلانے کے لئے پوچھا تو ہاں کا اشارہ کیا۔ اور کسی بات کا جواب نہ دیا۔

تاریخ وفات

آپ کی اپنی ہی فرمودہ تاریخ وفات لکھتے ہوئے دو تین شعر ہو گئے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

ابی حضرت امام الدین فاضل
جو خاص اصحاب مہدی میں تھے شامل
معلم متقی عابد مہاجر
شریعت کے طریقت کے بھی عامل
اور احق خوب فرمایا ہے اس کا
وہ جس بادۂ امانت کے تھے حامل
دعائیں مستجاب ان کی ہوئیں اکثر
کہ تھے خاصانِ حق میں آپ شامل
چراغِ دیں ہے تاریخ ولادت ۱۲۶۸ھ
وفات ان کی چراغِ دینِ کامل ۱۳۵۸ھ

متفرق امور

ابھی بہت سی باتیں ہیں جو میں لکھنا چاہتا تھا مگر الفضل کے صفحات مختصر ہیں سر دست یہی کافی ہے۔ ہمارے ہاں قلمی کتب علوم آلیہ و عالیہ کا بہت بڑا نادر ذخیرہ ہے اس کے متعلق ان کو بہت فکر تھی۔ کہ ان سے افادہ و استفادہ جاری رہے۔ آج تقریباً دو ہفتے گذرتے ہیں مگر ایک خلا محسوس کر رہا ہوں اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک ابر رحمت کا سایہ میرے سر پر تھا جو ہٹ گیا ہے۔ میں نے ۴۳ کتب تو گویا ہی ہیں تصنیف و تالیف کر دی تھیں۔ کبیر ۱۰ - ۱۲ یہاں آ کر لکھیں۔ اور سینکڑوں مضامین میں نے کبھی لغت کی کتاب نہیں دیکھی۔ نہ کسی کتاب کی ورق گردانی کی میرے لئے وہی سب کچھ تھے۔ جو بھی قابل تحقیق بات ہوتی انہی سے گفتگو کر کے طے کر لیتا۔

آپ عربی فارسی اردو پنجابی اشعار کہتے خصوصاً تاریخ ابجدی نکالنے کا خاص ملکہ تھا۔ آخری ایام عمر حسب خواہش اپنے ہی رشتہ دار اور عقیدت مند سید علی احمد صاحب مہاجر (جو میرے ساتھ بھی دیر سے تعلقات مؤدت رکھتے ہیں) کے مکان پر گذارے۔ خدا تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے

کچھ اوراق ملے ہیں ان پر مختلف اوقات میں کچھ لکھتے رہے ہیں منجملہ (۱) حضرت صاحب سے عرض کہ آپ میرا جنازہ پڑھیں۔ (۲) یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ کی آواز بار بار آئی۔ اور جاں کندن اور قبر کی فکر پر سلاماً سلاماً فرشتوں کی آواز سنائی دی ہے الحمد للہ

غرض وہ مبارک وجود ہماری نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ مگر اس کی یاد تا دم آخر تازہ ہی رہے گی رہے نام اللہ کا کل من علیہا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

ناچیز:۔ اکمل عفا اللہ عنہ

تلاش گم شدہ

میرا لڑکا محمد دین عرصہ ایک ماہ سے گھر سے ناراض ہو کر کہیں چلا گیا ہے۔ اگر کسی دوست کو معلوم ہو۔ تو پتہ ذیل پر اطلاع دیں۔ اگر وہ خود اخبار کو دیکھے تو فوراً گھر آ جائے۔ اس کی والدہ سخت بیمار رہی۔ مہر دین احمدی چک ۳۸۹ جھنگ برانچ ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور

آنریری مبلغ محمد رشید خانصاحب کی قابل قدر مثال

آنریری مبلغین میں سے محمد رشید خان صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر محلہ دارالرحمت خاص طور پر قابل قدر مثال ہیں۔ انہوں نے ریٹائرڈ ہونے سے پہلے جو رخصت لی تھی۔ اس میں بھی آنریری تبلیغ میں حصہ لیتے رہے۔ چنانچہ موضع تلونڈی جھنگلاں میں نماز جمعہ پڑھانے اور اصلاح جماعت میں کوشش کرنے کے لئے برابر جاتے رہے۔ اور جب کبھی کسی اور موقعہ پر ان کو جانے کے لئے کہا گیا۔ انہوں نے بخوشی قبول کیا۔ ریٹائرڈ ہونے کے بعد انہوں نے موضع بسراواں کی جماعت میں جمعہ پڑھانے کا کام اپنے ذمہ لیا۔ اور اس کو اس خوبی سے نبھا رہے ہیں۔ کہ عام طور پر ایسی مثال دیکھنے میں نہیں آتی۔ اگر ان کو کسی کام کے لئے قادیان سے باہر جانا پڑتا ہے۔ تو بھی وہ اس کام کے لئے باہر سے جمعہ کے دن آ جاتے ہیں۔ اور جمعہ پڑھا کر پھر واپس چلے جاتے ہیں جماعت کے حالات کی مفصل رپورٹ دفتر دعوۃ و تبلیغ میں بھجواتے رہتے ہیں ان کی یہ مثال اہل قادیان کے لئے ایک خاص نمونہ ہے۔ جب کہ بعض دوست قادیان رہتے ہوئے بھی تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر جمعہ پڑھانے کے لئے جانا اپنے لئے دوبھر اور تکلیف مالا یطاق سمجھتے ہیں۔ یہ نیک انسان کسی کام اور ضرورت سے باہر جانے پر بھی جمعہ کے دن اپنا خرچ کر کے اس گاؤں میں تشریف لے جاتے ہیں۔ جو ان کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ قادیان میں جمعہ پڑھنے کے لئے تو لوگ باہر سے آیا ہی کرتے ہیں غالباً یہ ایک واحد مثال ہے۔ کہ اپنے ذمہ لئے ہوئے کام کے لئے فرض منصبی کے طور پر باہر سے خرچ کر کے قادیان آتے ہیں اور پھر قادیان سے باہر جمعہ پڑھانے کے لئے چلے جاتے ہیں۔ جمعہ پڑھا کر رپورٹ دے کر پھر اپنی ضرورت کے مطابق جہاں سے آتے ہیں وہاں واپس چلے جاتے ہیں

اہل قادیان کو اس سے سبق لینا چاہیئے قادیان کے احباب نے دیہات میں جمعہ پڑھانے کا کام شروع کیا ہوا ہے۔ اور امید ہے۔ کہ روز بروز خاص طور پر زیادہ ترقی کرتا جاوے گا۔

گذشتہ جمعرات یعنی مورخہ ۷ ماہ شہادت ۱۳۱۹ھ مطابق ۷ اپریل کو دفتر دعوۃ و تبلیغ سے ۲۹ احباب کو قادیان کے قریب قریب کے دیہات میں جمعہ پڑھانے کے لئے لگایا گیا۔ لیکن صرف سات احباب جمعہ پڑھانے جا سکے۔ اور ان میں سے جن احباب نے تحریری رپورٹیں دفتر میں پہنچائی ہیں۔ ان کے نام نیچے درج ہیں۔ مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور انچارج تحریک جدید۔ شیخ عبد القادر صاحب مولوی فاضل سکالر کمیٹی تالیف و تصنیف۔ مولوی امام الدین صاحب سیکھوانی۔ ماسٹر محمد علی صاحب اظہر۔ عبد القدیر صاحب۔ مولوی محمد نذیر صاحب فاضل۔ مولوی ذوالقرنین صاحب فاضل۔ ماسٹر مامون خان صاحب۔ امید ہے آئندہ جمعہ میں زیادہ احباب اس کی طرف توجہ کریں گے۔ اور جو دوست اس دفعہ مصروفیت کی وجہ سے

امیدواران ملازمت کو اطلاع

مندرجہ ذیل امیدواران ملازمت صدر انجمن احمدیہ قادیان ۵ ہجرت ۱۳۱۹ھش مطابق ۵ مئی ۱۹۴۰ء بروز اتوار بوقت ۱۰½ بجے قبل دوپہر مسجد اقصےٰ میں برائے انٹرویو تحقیقاتی کمشن اپنے خرچ پر تشریف لے آئیں۔ چند کاغذات۔ قلم دوات۔ اور اصل سرٹیفکیٹ ہمراہ لاویں۔

(۱) ظفر احمد خان ولد علی گوہر خان صاحب
(۲) عبد القادر صاحب ولد مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم
(۳) فضل کریم صاحب ولد احمد علی صاحب
(۴) عبد القدیر صاحب ولد چودہری عبد الحکیم خان صاحب
(۵) نور احمد صاحب ولد غلام محمد صاحب
(۶) احمد خان صاحب ولد امین بخش صاحب
(۷) محمد بشیر الدین صاحب ولد بابو محمد رمضان صاحب
(۸) قاضی محمد بشیر صاحب ولد قاضی حکیم محمد حسین صاحب۔
(۹) شفیق احمد صاحب ولد راحیلی صاحب
(۱۰) مختار احمد صاحب ولد شاہ دین صاحب
(۱۱) محمد یوسف صاحب ولد محمد رمضان صاحب
(۱۲) محمد حمید صاحب ولد محمد حنیف صاحب
(۱۳) بشیر احمد صاحب ولد الہ دتا صاحب
(۱۴) محمد شفیع صاحب ولد محمد ملک صاحب
(۱۵) محمد احمد صاحب بھاگلپوری
(۱۶) سید منعم الحسن صاحب قادیان
(۱۷) محمد اکرم صاحب ولد محمد اشرف صاحب
(۱۸) محمد شریف صاحب ولد حکیم نور محمد صاحب
(۱۹) عبد المجید صاحب ناصر ولد نصر الدین صاحب
(۲۰) محمد عبد اللہ صاحب ولد شیخ محمد صاحب
(۲۱) محمد عبد الکریم صاحب ولد مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل
(۲۲) رشید الدین صاحب ولد قاضی لعل الدین صاحب
(۲۳) عبد الحمید صاحب ولد عبد الغنی صاحب
(۲۴) فرید محمد صاحب ولد علم دین صاحب
(۲۵) عطاء اللہ صاحب ولد علی بخش صاحب
(۲۶) عبد الکریم صاحب ولد میاں عبد الحکیم صاحب
(۲۷) محمد صدیق صاحب ولد برکت علی صاحب
(۲۸) عطاء اللہ صاحب ولد چودہری بدر الدین صاحب
(۲۹) عطاء اللہ صاحب ولد شیخ محمد صاحب
(۳۰) عبد الرشید صاحب ولد امام الدین صاحب
(۳۱) مبارک احمد صاحب ولد مستری بدر الدین صاحب
(۳۲) سردار محمد صاحب ولد نواب الدین صاحب

غلام محمد اختر سکرٹری تحقیقاتی کمشن۔

زکوٰۃ کی ادائیگی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد

(۱) "ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے۔ وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے۔ اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو۔ اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ چاہئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے اور ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچائے"۔

(۲) "جو زیور استعمال میں آتا ہے۔ اس کی زکوٰۃ نہیں اور جو رکھا رہتا ہے اور کبھی کبھی پہنا جاوے اس کی زکوٰۃ دینی چاہیئے۔ جو زیور پہنا جاوے اور کبھی کبھی غریب عورتوں کو استعمال کے لئے دیا جاوے۔ بعض کا اس کی نسبت یہ فتویٰ ہے۔ کہ اس کی زکوٰۃ نہیں اور جو زیور پہنا جاوے۔ اور دوسروں کو استعمال کے لئے نہ دیا جاوے۔ اس میں زکوٰۃ دینا بہتر ہے۔ کہ وہ اپنے نفس کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ اس پر ہمارے گھر میں عمل کرتے ہیں۔ جو زیور روپیہ کی طرح رکھا جاوے اس کی زکوٰۃ میں کسی کو اختلاف نہیں"۔ منقول از فتاویٰ صفحہ ۱۱۵

ناظر بیت المال قادیان۔

رقوم بلا تفصیل

مندرجہ ذیل رقوم ہمارے دفتر میں بلا تفصیل پہنچی ہیں۔ اگر متعلقہ دوست ان کی تفصیل ارسال فرماویں تو موصیوں کے کھاتہ میں درج کی جاوے۔

۶/۳۹ ۴ ۱۰۰/۰/۰ عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ میاں عطاء اللہ صاحب امرتسر ۶/۳۹ ۱۴ ۲/۰/۰ عبد الکریم صاحب لاہور ۹/۳۹ ۹ ۴/۸/۰ عبد الکریم صاحب لائلپور ۱/۳۹ ۲۱ ۹/۲/۹۷ چوہدری مظفر الدین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ۱/۳۹ ۲۱ ۲/۰/۰ شیخ غلام حسین صاحب نئی دہلی ۱۲/۳۹ ۲۱ ۶/۰/۰ چوہدری عزیز اللہ صاحب باجوہ شکر ۳/۴۰ ۱۱ ۱۰/۰/۰ طفیل محمد صاحب چک ۲۸۶ گوکھووال لائلپور ۳/۴۰ ۱۱ ۱/۰/۰ افضل حق صاحب گوگیرہ ۳/۴۰ ۱۹ ۷/۸/۰ خلیفہ عبد الرحمٰن صاحب مظفر آباد ڈویل ۳/۴۰ ۲۲ ۶/۱۲/۲ عبد الجلیل خان صاحب مزنگ۔ لاہور ۳/۴۰ ۲۳ ۱/۴/۰ ...

کپڑے کے بیوپاری

اگر آپ حسب منشاء دیسی ملوں کا یا جاپانی اور ولایتی سربکف تھانوں کا مال یا امریکن مانچسٹر جاپانی اور دیسی کٹ پیس سلکی۔ ریشمی اور سوتی سربند گانٹھیں یا کھلا ارزاں نرخوں پر منگوانا چاہتے ہوں یا اگر ابھی تک آپکو ہمارے سے مال منگوانے کا چانس نہیں ہوا تو آج ہی ایک خط لکھ کر چالو نرخنامہ اور کلاتھ مارکیٹ رپورٹ طلب کریں۔

بیوپاریوں کو ہر قسم کی سہولیت دی جاتی ہے۔ مال آرڈر کے مطابق نہ ہونے پر واپسی کی شرط ہوتی ہے

میسرز منیشی برادرس ہول سیل جنرل کلاتھ مرچنٹس دھوبی تلاؤ بمبئی

غیر مبایعین کے متعلق مفید اور کار آمد کتب

حقیقۃ النبوۃ	عہ/	تبدیلی عقاید مولوی محمد علی صاحب	۱/
النبوۃ فی القرآن	۲ہ/	اہل پیغام کا کچا چٹھا	۳/
ایک غلطی کا ازالہ	۲/	خلافت حقہ	۴/
پسر موعود	۱/	نشان رحمت	۲/
خلافت مصلح موعود	۸/	نشان فضل ۱/ مباحثہ راولپنڈی	۱۲/

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے فرمان کو پورا کرنے کے لئے مندرجہ بالا کتب **بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان سے طلب کریں۔**

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ستر کتب کا سٹ بجائے ۔/۵۰ روپیہ کے صرف ۲۵ روپیہ میں۔

پیارے دی ہٹی (رجسٹرڈ) قادیان

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے تحریر فرماتے ہیں: "سیٹھ پیارے لال ولد سیٹھ گھنیا لال صراف قادیان کاروباری لحاظ سے نہایت ایماندار ثابت ہوئے ہیں"

الہام الیس اللہ بکاف عبدہٗ خالص چاندی کی انگوٹھی میں کھدا ہوا ہم سے خرید فرمائیں۔ نیز ہر قسم کے زیورات تیار مل سکتے ہیں۔ اور آرڈر آنے پر حسب منشا تیار کئے جاتے ہیں۔

سلور جوبلی میڈل جن کی سفارش جلسہ سالانہ پر چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے فرمائی تھی۔ ۲/ آنے فی میڈل کے حساب سے طلب فرمائیں۔

سیٹھ پیارے لال ولد سیٹھ گھنیا لال صراف قادیان پنجاب

لنڈن ۲۵ اپریل۔ ناروے سے لڑائی کی کوئی تازہ خبر نہیں آئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمنی کے فوجیں لے جانے والے کئی جہاز ہمیل اور ڈینزگ کی بندرگاہوں سے روانہ ہو چکے ہیں۔ وہ کہاں جائیں گے اس کے متعلق مختلف آراء ہیں۔ ان جہازوں کے ساتھ برف ہٹانے والے جہاز بھی ہیں۔ اس لئے خیال ہے کہ شاید یہ فوجیں فن لینڈ کے ٹاپوؤں پر اتریں گی اگر ایسا ہوا۔ تو فن لینڈ سخت مقابلہ کرے گا۔ اور روس بھی خاموشی سے نہ بیٹھے گا۔

ہانگ کانگ ۲۵ اپریل۔ آج جاپان کے ایک جنگی اور ایک مچھلیاں پکڑنے والے جہاز نے ڈنمارک کے ایک جہاز کو جو ہانگ کانگ جا رہا تھا۔ روکا اور جاپان چلنے کا حکم دیا۔ مگر اس نے انکار کر دیا۔ اب یہ جہاز ہانگ کانگ پہنچ چکا ہے۔ ڈنمارک کے ایک اور جہاز کو جاپانی جنگی جہاز نے روک رکھا ہے

سٹاک ہالم ۲۵ اپریل۔ ناروے کے سفارت خانہ نے اعلان کیا ہے کہ نازی ایجنٹ حکومت ناروے کی طرف سے جھوٹے پیغام دے کر نارویجن جہازوں کو دھوکا دے رہے ہیں۔ اس لئے ناروے کے جہاز جس جگہ ہوں۔ وہاں کی سفارت سے ہدایات لیا کریں۔ اور نازیوں کے دھوکا میں نہ آئیں۔

لنڈن ۲۵ اپریل۔ حکومت برطانیہ نے ناروے کی حکومت کو گارنٹی دی ہے کہ ہندوستانی بندرگاہوں میں اگر نارویجن جہازوں نے ہندوستانی ایجنٹوں کو کوئی روپیہ دینا ہوگا۔ تو وہ ان کو مل جائے گا۔

پشاور ۲۵ اپریل۔ شمال مغربی سرحدی علاقہ میں سرکاری افواج مقابلہ کرنے والوں کی پکڑ دھکڑ کر رہی ہیں ٹوچی ویلی میں ایسے ۱۲ آدمی پکڑے جا چکے ہیں۔ اور ایک گاؤں پر تین ہزار روپیہ جرمانہ کیا گیا ہے۔ کیونکہ اس نے مقابلہ کرنے والوں کو چھپا رکھا تھا۔ محمود کے علاقہ میں حالات سدھر رہے ہیں

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

...ہر حالکوں نے وعدہ کیا ہے کہ وزیرستان سکاؤٹس پر گولیاں چلانے والوں کے برج گرا دیئے جائیں گے۔ انہوں نے ۵ رائفلیں بھی حکومت کو پیش کی ہیں۔

رنگون ۲۵ اپریل۔ گذشتہ شب یہاں امن رہا۔ مگر آج صبح پھر اکا دکا حملے شروع ہو گئے۔ اس وقت تک بیس آدمی مر چکے ہیں۔ اور ۸۰۰ کے قریب گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔ فساد زدہ علاقوں میں شہری اور فوجی پولیس کا پہرہ ہے۔

ناگپور ۲۵ اپریل۔ پارچہ بافی کی ملوں کی ہڑتال آج ختم ہو گئی۔ اور مزدور کام پر آ گئے۔

لنڈن ۲۵ اپریل۔ جرمنوں نے ناروے پر حملہ کرتے وقت یہ سوچا تھا کہ ناروے ایک تر نوالہ ہے جسے جلد نگل لیا جائے گا۔ لیکن اب روز بروز انہیں سمجھ آ رہی ہے کہ اس کا نگلنا آسان نہیں انگریزوں اور ان کے ساتھیوں نے ناروے پہنچ کر جرمنوں کے لئے ناروے پر قبضہ کرنا بہت مشکل بنا دیا ہے۔ جرمن فوجیں جو دو دو جگہ ہوئی ہیں۔ ایک دوسری سے منقطع ہوتی چلی جا رہی ہیں۔

لنڈن ۲۵ اپریل۔ ایک تازہ خبر سے ظاہر ہے۔ کہ نارونک کے شمال میں ۸ میل دور گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ برطانوی سمندری فوجوں نے نارونک پر زور شور سے گولہ باری کی ہے۔

لنڈن ۲۵ اپریل۔ ناروی فوج کے چھوٹے ڈویژن کو بھی کام پر بلا لیا گیا ہے جو انگریزی فوج سے مل کر دشمن کا مقابلہ کرے گا۔ ناروی لوگوں کے حوصلے بڑھتے جا رہے ہیں اور وہ اطمینان اور حوصلہ سے نتیجہ کا انتظار کر رہے ہیں جرمنوں نے مان لیا ہے کہ انگریزوں کی تازہ فوجیں ناروے میں اتر گئی ہیں۔

لنڈن ۲۵ اپریل۔ ناروے کے دو مقامات میں لڑائی ہو رہی ہے

...اس کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ کافوسے کے علاقہ میں جرمن فوجوں کا جنوب کی طرف سے راستہ بند کر دیا گیا ہے۔ اب انہیں کوئی مدد نہیں مل سکتی۔ اس علاقہ کی ریلوں پر اتحادیوں نے قبضہ کر لیا ہے جن سے انہیں بہت فائدہ پہنچا ہے اب وہ ان کے ذریعہ مہیا رہیں اپنی فوجوں کو مدد دے رہے ہیں۔ مگر اتنے میں جرمن چاہے کچھ عرصہ اور ڈٹے رہیں۔ لیکن یہ ناممکن ہے کہ انہیں مدد پہنچائی جا سکے۔

لنڈن ۲۵ اپریل۔ جرمنی نے مان لیا ہے کہ اتحادیوں کی تازہ فوجیں ناروے میں اتر گئی ہیں۔

لنڈن ۲۵ اپریل۔ جرمن ہوائی جہاز جو اتحادی فوجوں کو ناروے میں اترنے سے نہیں روک سکے اپنی کھسیانہ پن کو مٹانے کی کوشش کر رہے ہیں اور جو سامنے آتا ہے۔ اس پر حملہ کر دیتے ہیں ناروے کے شہریوں کو انہوں نے سخت تنگ کر رکھا ہے۔ باوجود موسم کی خرابی کے دس ہزار شہریوں کو ان جہازوں سے بچنے کے لئے پہاڑوں میں پناہ گزین ہونا پڑا ہے۔

لنڈن ۲۵ اپریل۔ ناروے والوں کی بہادری کی کہانیاں جو بیان کی جاتی ہیں۔ ان میں روز کا اور اضافہ ہو رہا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ تین بسوں میں جن کے ڈرائیور ناروی تھے۔ جرمن سپاہی بھرے ہوئے تھے۔ ناروی ڈرائیوروں نے پہاڑ کی چوٹی سے بسوں کو نیچے گرا دیا۔ اگرچہ وہ تینوں ڈرائیور مارے گئے۔ لیکن ان کے ساتھ ہی ۸۰ جرمن سپاہی بھی ختم ہو گئے۔ دوسری کہانی یہ ہے کہ دو ناروی ہوا باز ایک قہوہ خانہ میں بیٹھے تھے۔ کہ انہوں نے دو جرمن ہوا بازوں کو باتیں کرتے سنا اور پتہ لگایا کہ وہ ایک ہوائی جہاز کے متعلق گفتگو کر رہے ہیں کہ اسے فلاں جگہ چھپا دیا گیا ہے۔ ناروی ہوا باز قہوہ خانہ سے باہر نکل آئے اور جرمن جہاز کو تلاش کر کے اس پر سے جرمنی کا نشان مٹا دیا اور ناروے کا نشان بنا کر انگلستان لے گئے۔ اب وہ ایک انگریزی جہاز میں واپس آ گئے ہیں۔ اور ناروے میں دشمن کے خلاف لڑ رہے ہیں۔

لنڈن ۲۵ اپریل۔ رائل ایر فورس کے ہوائی جہاز ناروے پر بڑی ہشیاری سے کام کر رہے ہیں جرمنوں کے ہوائی اڈوں پر سخت حملے ہو رہے ہیں۔ اوسلو پر انگریزی ہوائی جہاز باقاعدہ حملے کر رہے ہیں۔ اب چونکہ وہاں سخت فوجی پہرہ لگا دیا گیا ہے۔ اس لئے رائل ایر فورس کے جہازوں کا اوسلو پر جو تازہ حملہ ہوا ہے اس کے متعلق پتہ نہیں لگ سکا کہ کتنا نقصان ہوا۔

لنڈن ۲۵ اپریل۔ یورپ کی راجدھانیوں سے جو خبریں آئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ بالٹک سمندر کے کنارے کے ساتھ ساتھ جرمن فوجیں اکٹھی ہو رہی ہیں۔ بالٹک کے سمندر میں جرمنی کی کارروائی کی وجہ سے سویڈن میں احتیاطی کارروائیاں اور زیادہ زور شور سے ہونے لگی ہیں حکومت نے تین کروڑ پونڈ قرضہ لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ہالینڈ میں بھی اور احتیاطی کارروائیاں اختیار کی جا رہی ہیں۔

دہلی ۲۵ اپریل۔ گورنمنٹ آف انڈیا ہندوستان میں اور ہوائی جہازوں کے اڈے بنانے کے متعلق غور کر رہی ہے۔ گورنمنٹ کا ارادہ ہے کہ ملک میں اور ہوائی سروسیں کھولی جائیں

پشاور ۲۵ اپریل۔ صوبہ سرحد کے گورنر پشاور سے صوبہ سرحد کے دورہ پر روانہ ہو گئے ہیں جو ہفتہ کو واپس آئیں گے۔

دہلی ۲۵ اپریل۔ آزاد مسلم کانفرنس کا جو جلسہ دہلی میں ہونے والا ہے اس کے لئے بلانے والی پارٹیوں میں آل انڈیا شیعہ کانفرنس بھی شامل ہو گئی ہے اور اس نے اپنے نمائندے نامزد کر دیئے ہیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوایا اور قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی